زلزلہ سے متعلق قرآن و حدیث کی تعلیمات پر مشتمل اہم تحریر

تالیف

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ

۱۲۸۰ - ۱۳۶۲ھ

۱۸۶۳ - ۱۹۴۳ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حَمْدًا وَصَلَاةً دَائِمَيْنِ مُتَوَاتِرَيْنِ.

امابعد! منگل کے روز ۲۸ ؍محرم ۱۳۲۳ھ کو اور معمولی زلزلوں سے زیادہ زلزلہ ان اطراف میں محسوس ہوا جس کے متعلق حسبِ عادت لوگوں نے مختلف خیالات و حکایات جن میں اکثر غلط اور بے سند تھیں بیان کرنا شروع کیں۔ بعضوں نے زبانی کچھ باتیں اس کے متعلق مثل اسباب و مصالح وغیرہا دریافت کیں، اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ اس واقعہ کو شریعت سے جس قدر تعلّق ہے ایسے احکام و مضامین کو مختصر طور پر قلم بند کردیا جائے تاکہ ناواقف بھی واقف ہو کر علماً و عملاً منتفع ہوں۔ اور حسبِ تعدادِ مضامین متعدّد فصول پر اس کو مرتب کیا گیا۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَبِيَدِهٖ أَزِمَّةُ التَّحْقِيْقِ.

# پہلی فصل

## زلزلہ کی علتِ متقدمہ یعنی سبب کیا ہے؟ اور اس کی حکمتِ متاخرہ یعنی مصلحت کیا ہے؟

### ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

ابن ابی الدنیا نے یہ حدیث ذکر کی ہے کہ ایک بار جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو زلزلہ ہوا، آپ نے اس پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا کہ ٹھہر جا! ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ (یہ انشاء بمعنی خبر کے ہے۔ یعنی چوں کہ قیامت کا وقت نہیں آیا اس لیے اس کو سکون ہو جائے گا) پھر آپ نے اپنے صحابہ سے ملتفت ہو کر فرمایا کہ تمہارا پروردگار تم سے توبہ چاہتا ہے سو تم توبہ کرو۔

**فائدہ:** اس سے علت بھی معلوم ہوگئی کہ بندوں کے گناہ ہیں اور حکمت بھی معلوم ہوگئی کہ تنبیہ کرنا اور توبہ کی تحریک کرنا ہے۔

### ارشادِ صحابہ رضی اللہ عنہم:

حدیثِ مذکور کا تتمہ ہے کہ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں پھر زمین کو زلزلہ ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! اس زلزلہ کی صرف وجہ یہ ہے کہ تم نے کوئی نیا گناہ کیا ہے۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر یہ پھر ہوا تو میں تمہارے ساتھ یہاں نہیں رہوں گا۔

**فائدہ:** یعنی اور کہیں جا رہوں گا۔ اور یہی مضمون باختلافِ بعض الفاظ امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے مدینہ میں زلزلہ ہونا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد۔ اور ابن ابی الدنیا نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ اور ایک شخص اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس شخص نے عرض کیا کہ اے امّ المؤمنین! ہم سے زلزلہ کے متعلق کوئی بات کہیے۔ آپ نے فرمایا کہ جب لوگ زنا کو مباح فعل کی طرح کرنے لگیں، اور شرابیں پینے لگیں، اور ڈھولک و سارنگی بجانے لگیں اس وقت حق تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور زمین کو حکم ہوتا ہے کہ ان کو ذرا ہلا ڈال، اگر توبہ کر لی اور باز آ گئے تو خیر ورنہ (اس سرکشی کا مقتضا یہ ہے کہ)

ان پر عمارتیں گرائی جائیں۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یہ بطورِ عذاب اور سزا کے ہوتا ہے؟ فرمایا: نہیں، بلکہ اہلِ ایمان کے لیے نصیحت اور رحمت ہے، اور کافروں کے لیے عقوبت، عذاب اور غضب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد میں نے ایسی کوئی حدیث نہیں سنی جس سے مجھ کو اتنی خوشی ہوئی ہو جس قدر اس حدیث سے ہوئی۔

ان ارشادات سے بھی وہی علت یعنی معاصیٔ عباد، اور وہی حکمت یعنی تحریکِ توبہ ثابت ہوئی۔ اور یہ بات محدثین کے نزدیک ٹھیری ہوئی ہے کہ اگر صحابی کوئی ایسی بات کہے جو قیاس اور عقل سے ادراک نہیں کی جاسکتی تو اس کو یہی سمجھا جائے گا کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، اور ایسی حدیث کو مرفوعِ حکمی کہتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ یہ مضمون ایسا ہی ہے، پس گویا اس معنیٰ کر یہ بھی ارشادِ نبوی ہی ہوا۔

## ارشادِ تابعین رحمہم اللہ:

ابن القیم محدث رسالہ ''الجواب الکافی'' میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے (جو کہ خلیفۂ وقت تھے) بلاد وأمصار میں لکھ بھیجا کہ

بعد حمد وصلوٰۃ کے جان لینا چاہیے کہ یہ زلزلہ ایک ایسی شے ہے کہ حق تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے اپنا عتاب ظاہر فرما کر ان سے توبہ کرانا چاہتا ہے۔

اور نیز محدّث موصوف نے حضرت کعب احبار سے جو کہ علمائے اہلِ کتاب کے بڑے عالم تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں مشرف بایمان ہوئے، نقل کیا ہے کہ زمین کو زلزلہ اس وقت آتا ہے جب اس میں گناہ زیادہ ہونے لگتے ہیں تو وہ خوف سے تھرّا اٹھتی ہے کہ حق تعالیٰ ان گناہوں کو دیکھ رہے ہیں۔

ان ارشادات سے بھی وہی علت اور وہی حکمت معلوم ہوئی۔ اور احقر نے ایک معتبر مقام پر (جس کی تعیین اور یہ بات کہ کس کا ارشاد ہے، حافظہ سے اس وقت نکل گئی) یہ روایت دیکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر کچھ رگیں بنائی ہیں جس کو زمین کی طناب کہنا چاہیے، اور وہ ملائکہ کے ہاتھوں میں ہیں، جب گناہوں کی کثرت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتہ کو حکم کر دیتے

ہیں کہ فلاں حصۂ زمین کی رَگ کھینچ لے، چناں چہ اس کے کھینچنے سے زمین ہلنے لگتی ہیں۔

## رفعِ اشتباہ:

کسی شخص کو یہ شبہ نہ ہو کہ حکما و فلاسفہ نے اس کی علت اور کچھ بیان کی ہے کہ زمین کے اندر بخاراتِ کثیرہ محتبس ہو جاتے ہیں اور وہ دفعتاً نکلنا چاہتے ہیں۔ اگر مسام زمین کے تنگ ہوئے تو ان کی حرکت سے زمین حرکت کرنے لگتی ہے۔ بعضے ان بخارات کی علت اجزائے ناریہ کو بتلاتے ہیں جو کوہِ آتش فشاں کے گرد و پیش میں مجتمع ہو جاتے ہیں، اور بعض آثارِ طبعیہ سے اسی کا علّت ہونا صحیح بھی ثابت ہوتا ہے۔ رفع اس شبہ کا یہ ہے کہ اس میں کوئی امتناع و استبعاد نہیں کہ ایک مسبّب کے متعدد اسباب ہوں، بعضے اسباب قریبہ اور بعضے بعیدہ، یعنی اسباب الاسباب، جیسا ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کو کوئی غصہ آور بات کہہ دی گئی اس کو غصّہ سے حرارت کا اشتعال ہوا اور دماغ اس سے ماؤف ہو کر سرسام ہو کر مر گیا، تو اس ہلاکت کا سبب سرسام کو کہنا بھی صحیح ہے اور اشتعالِ حرارت کو بھی اور غصہ کو بھی اور سببِ اوّل یعنی اُس بے جا کلمہ کو بھی، ان میں باہم کوئی تعارض نہیں۔ البتہ جو شخص فنِ طب سے اصلاً مس نہ رکھتا ہو وہ یہ سن کر کہ زید فلاں کلمۂ دُشنام سے ہلاک ہو گیا، اس مخبر کی گو وہ کیسا ہی صادق ہو صاف تکذیب کرے گا کہ یہ بالکل قیاس اور عقل سے دور ہے، حالاں کہ سب جانتے ہیں کہ اس اعتراض میں اسی کی غلطی ہے، مخبر حق بجانب ہے۔

اسی طرح جو لوگ طبِّ روحانی سے ناواقف ہیں اور حق تعالیٰ کے حقوق اور فاعلیت کو، اور معاصی کے مضار و آثار کو، اور مسببات و اسبابِ خفیہ کی ارتباط کو نہیں جانتے، وہ ان مضامین کو سن کر بلا سند و بلا حجّت محض اپنی ناتمام رائے اور ناقص فہم سے تکذیب کر کے اس آیت کے مصداق بن جاتے ہیں:

﴿بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيْلُهٗ ؕ﴾[1]

---

[1] یونس: ۳۹

پس اگر یوں کہا جائے کہ کثرتِ معاصی سے حق تعالیٰ ناخوش ہوتے ہیں اور اس وقت زمین کو حرکت دینا چاہتے ہیں اور اس کے لیے اجزائے ناریہ کو اور بخارات کو پیدا کر کے ان کے واسطہ سے حرکت دے دیتے ہیں اور ان عروقِ خفیہ کو بھی کھینچنے کا حکم دے دیتے ہیں جو مثل قوتِ کہربائیہ کے ابصار سے مستتر ہے اور جس کے انکار و تکذیب میں فلاسفہ مشابہ عوام جہلا منکرین افعال عظیمہ قوتِ کہربائیہ کے ہیں۔ اور جس کے انکار و تکذیب میں فلاسفہ مشابہ عوام جہلا منکرین افعالِ عظیمہ قوتِ کہربائیہ کے ہیں۔ پس سببِ حقیقی اوّل معاصی ہوں اور سببِ ظاہری وقریب وہ بخارات وغیرہ ہوں تو میں کہتا ہوں کہ اس طرح قائل ہونے سے کون امر مانع ہے، یا اس میں کون سا محال خلافِ عقل لازم آتا ہے؟ اور محض یہ کہہ کر انکار کر دینا کہ سمجھ میں نہیں آتا نہایت ہی انصاف اور عقل سے بعید ہے۔ کیا جس شخص نے ریل چلتی نہ دیکھی ہو اور آپ اس سے یہ کہیں کہ ایک مُرَکَّب اس طرح کا بلاتوسطِ مواشی کے چلتا ہے اور اتنا تیز چلتا ہے اور اتنے آدمیوں اور اسباب کو کھینچ لیتا ہے اور وہ شخص یہ کہہ کر انکار کرے کہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کیا آپ اس کو جاہل ضدی نہ سمجھیں گے؟ بس آں چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں مپسند کو پیشِ نظر رکھ کر اس عادت کو آپ بھی چھوڑ دیں۔ اور یا یوں آسانی سے سمجھ لیجیے کہ زلزلہ کی علت گاہے اسبابِ طبعیہ ہوتی ہوں اور گاہے اسبابِ شرعیہ ہوتی ہوں، شریعت جب غایتِ انصاف سے اس علتِ طبعیہ کی تکذیب نہیں کرتی تو کیا فلسفہ کا یہی انصاف ہے کہ وہ بلا وجہ اس علتِ شرعیہ کو جزائے تکذیب دے؟

رہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ اس زلزلہ کی صرف یہ وجہ ہے، اس زلزلۂ خاصہ پر محمول ہو سکتا ہے مطلق زلزلہ مراد لینے کی کوئی دلیل نہیں۔ پس ثابت ہو گیا کہ بیانِ علّت میں شریعت اور فلسفہ متعارض نہیں۔ ریلیانِ حکمت اس سے فلسفہ کوئی تعرض ہی نہیں کرتا نہ اثباتاً نہ نفیاً، اس لیے اس میں تعارض کا شبہ ہی نہیں ہو سکتا۔

**تنبیہ:** یہ مشہور ہے کہ گائے کے سینگ بدلنے سے زلزلہ ہوتا ہے کوئی معتبر روایت اس میں ثابت نہیں اس لیے عقیدہ نہ رکھنا چاہیے۔

# دوسری فصل

## بعض پہلی امتوں کو زلزلہ سے سزائے معصیت ہو چکی ہے

چناں چہ سورۂ اعراف میں قومِ ثمود کے ذکر میں اور اہلِ مدین کے قصہ میں ﴿فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ﴾ [۱] آیا ہے۔ اور قومِ لوط کی بستیوں کا الٹ جانا کئی جگہ قرآن میں مذکور ہے، اور ظاہر ہے کہ الٹنے سے پہلے حرکت اور زلزلہ لازمی ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ جو بنی اسرائیل کوہِ طور پر گئے تھے اور کچھ گستاخانہ کلمات کہے تھے ان کے قصہ میں ﴿فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ﴾ [۲] آیا ہے۔ اور قارون کا زمین میں دھنس جانے کا ذکر قرآن میں ہے اور یقینی ہے کہ دھنسنے سے پہلے بھی حرکت ضروری ہے۔ غرض ان لوگوں پر زلزلہ کا عذاب آنا ثابت ہے۔

---

[۱] الأعرف: ۹۱ [۲] الأعرف: ۱۵۵

# تیسری فصل

## کثرتِ زلازل علاماتِ قیامت سے ہے

مشکوٰۃ "باب اَشراط الساعة" میں حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیثِ طویل میں ارشاد فرمایا کہ جب خلافتِ اسلامیہ ملکِ شام میں آجائے تو اس وقت زلزلوں اور فتن اور واقعاتِ عظیمہ کا قرب ہوگا، اور قیامت اس روز بہت قریب رہ جائے گی۔ روایت کیا ابوداؤد اور حاکم نے۔

اور نیز بابِ مذکور میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب فلاں فلاں عمل ہونے لگیں ان میں یہ امور بھی فرمائے کہ امانت کو لوگ لُوٹ کا مال سمجھنے لگیں، اور زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھیں، اور دنیا کے لیے علمِ دین حاصل کرنے لگیں، اور بی بی کا کہنا مانیں، ماں کا نہ مانیں، اور دوستوں سے علاقہ بڑھائیں اور باپ سے گھٹائیں، اور مسجدوں میں بے ہودہ باتیں کرنے لگیں، اور سرداری اور حکومت ایسوں کو ملے جو فاسق و فاجر ہوں، اور گانے بجانے کا خوب چرچا ہو، اور شرابیں کثرت سے پی جانے لگیں، اور پہلے بزرگانِ دین پر تبرّا اور گستاخی ہونے لگے تو ایسے وقت میں ان چیزوں کے منتظر رہو: سرخ آندھیاں اور زلزلہ، اور زمین میں دھنس جانا، اور بہت سی بڑی بڑی ہیبت ناک باتیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

اس حدیث سے فصلِ اوّل کے مضمون در بابِ تحقیقِ علت کی بھی تائید ہوتی ہے۔ اور خاص قیامت کے دن زلزلہ کا شدید ہونا قرآن مجید میں کئی مقام پر مذکور ہے۔

# چوتھی فصل

## کیا کرنا چاہیے؟

فصلِ اوّل کی چند روایتوں سے معلوم ہو چکا ہے کہ توبہ کرنا چاہیے۔ اس فصل میں جو عمر بن عبدالعزیز کا خط تھا اس کا تتمہ یہ بھی ہے کہ فلاں تاریخ فلاں مہینہ میں سب آدمی باہر میدان میں جائیں اور جس کو گنجایش ہو خیرات بھی کریں، کیوں کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰىۙ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴾[1]

(تزکّٰی کو زکوٰۃ سے لیا ہے) اور یہ دعائیں کرو۔

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا:

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾[2]

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا:

﴿وَاِنْ لَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾[3]

حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا:

﴿ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾[4] ختم ہوا مضمون خط کا۔

اور درمختار ”کتاب الکسوف“ میں ہے:

وَ إِنْ لَّمْ يَحْضُرِ الإِمَامُ لِلْجُمُعَةِ صَلَّى النَّاسُ فُرَادَى فِي مَنَازِلِهِمْ (أَوْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ. شَامِي) كَالْخُسُوْفِ وَالرِّيْحِ الشَّدِيْدَةِ، وَالظُّلْمَةِ الْقَوِيَّةِ نَهَارًا، وَالضَّوْءِ الْقَوِيِّ لَيْلًا، وَالْفَزَعِ الْغَالِبِ. وَنَحْوِ ذٰلِكَ مِنَ الْأٰيَاتِ الْمُخَوِّفَةِ كَالزَّلَازِلِ، وَالصَّوَاعِقِ، وَالثَّلْجِ وَالْمَطَرِ الدَّائِمَيْنِ، وَعُمُوْمِ الْأَمْرَاضِ، وَمِنْهُ الدُّعَاءُ بِرَفْعِ الطَّاعُوْنِ.

---

[1] الأعلیٰ: ١٤، ١٥ [2] الأعراف: ٢٣ [3] هود: ٤٧ [4] الأنبياء: ٨٧

اصل یہ کہ جب ہولناک واقعات پیش آئیں تو اپنے اپنے گھروں میں یا مساجد میں بلا جماعت اپنے طور پر نوافل پڑھیں (باستثنائے اوقاتِ مکروہہ) مثلاً: چاند گہن ہو، یا سخت آندھی آئے، یا دن کو تاریکی ہو جائے، یا رات کو تیز روشنی ہو جائے، یا زلزلہ ہو، یا کڑک بجلی ہو، یا برف اور بارش کی حد سے زیادہ کثرت ہو، یا بیماریاں پھیل جائیں جس میں طاعون بھی داخل ہے۔

اور ''ردالمحتار'' میں ہے:

**وَ إِنْ شَاؤُوْا دَعَوْا وَلَمْ يُصَلُّوْا وَالصَّلَاةُ أَفْضَلُ.**

یعنی صرف دعا بھی کافی ہے لیکن نماز پڑھنا افضل زیادہ ہے۔

**ماخذ اس کا یہ حدیث ہے:**

**كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ فَزِعَ إِلَى الصَّلَاةِ.**

اور ان سب میں کسوفِ شمس اور استسقا میں جماعت ثابت ہے، باقی بلا جماعت ہیں۔

(ان سب روایات سے چند آداب ایسے امور کے وقوع کے ثابت ہوئے):

۱۔ توبہ کرنا اور اس میں وہ آیات بھی پڑھنا بہتر ہے جو کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے خط میں لکھی گئیں۔ ۲۔ نفلیں پڑھنا۔ ۳۔ دعا کرنا۔ ۴۔ خیرات، صدقہ کرنا۔ ۵۔ اگر دل چاہے میدان میں جا کر گریہ وزاری کرنا۔

**تنبیہ:** اور یہ جو عوام میں متعارف ہے کہ ایسے وقت میں اذانیں کہنے لگتے ہیں، دلائلِ شرعیہ سے اس کا کچھ ثبوت نہیں۔ اس بدعت کو ترک کرنا چاہیے۔

# پانچویں فصل

## زلزلہ سے حفاظت کرنا

"درمختار" قبیل "کتاب الفرائض" میں ہے:

أَخَذَتْهُ الزَّلْزَلَةُ فِيْ بَيْتِهِ فَفَرَّ إِلَى الْفَضَاءِ لَا يُكْرَهُ بَلْ يُسْتَحَبُّ لِفِرَارِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْحَائِطِ الْمَائِلِ.

یعنی زلزلہ کے وقت گھر سے میدان میں نکل آنا جائز بلکہ بہتر اور مستحب ہے۔ چناں چہ جناب رسول اللہ ﷺ بھی ایک جھکی ہوئی دیوار کے پاس ہٹ گئے تھے۔

اوراحقر کو غالبًا یاد پڑتا ہے کہ بخاری رحمۃ اللہ کی کتاب "الادب المفرد" میں یہ حدیث دیکھی ہے۔

اب اس تحریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہم لوگوں کو طاعت کی توفیق اور معاصی سے بچنے کی ہمت دے۔ اور سب معاصی سے درگذر فرمائے اور سب آفات و بلیات سے محفوظ رکھے۔ آمین

آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ. بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

کتبہ

اشرف علی

یوم الجمعۃ غرہ صفر ۱۳۲۳ھ

# یادداشت